اے کہ تیرے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے پوری دنیا میں جور و جبر کا تسلط تھا ہر طرف قیامت خیز، فتنے برپا تھے۔ انسان درندوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا کہ رحیم کو رحم آیا اور فرمانروائے کائنات پہلوئے آمنہ سے ہویدا ہوئے۔ بت کدوں میں کہرام مچ گیا آتش کدوں میں خاک اڑنے لگی۔ مژدۂ ولادتِ مجتبیٰ سے سارا جہاں مسکرا اٹھا اور ہر طرف بہاریں ہی بہاریں، روشنیاں ہی روشنیاں نظر آنے لگیں......

کلمہ آپ کا سنگریزوں کو دیکھا جو پڑھتے ہوئے
پتھروں کو خدا کہنے ولوں کے لب پہ اذاں آ گئی
وقت کا قافلہ روشنی کے سفر پر روانہ ہوا
اپنے ہاتھ میں کھلتے ہوئے پھول لے کر خزاں آ گئی

ہادی اکبر، سرور رہبر، بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان تھے۔ آپ صاحب شمشیر و نگین بھی تھے۔ گوشہ نشین بھی۔ شہنشاہ کشور کشا بھی اور نمونہ صدق وصفا بھی۔ علم وحلم۔ سخاوت وشجاعت۔ حکمت وعدالت۔ شفاعت ورحمت۔ فہم وذکا۔ جود وسخا۔ بندہ نوازی۔ غریب پروری اور خلق ومروت کے پیکر تھے۔ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کی عظمت کو تسلیم کیا۔ باسمورتھ اسمتھ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری لکھتے ہوئے رقمطراز ہے:

''جس طرح آپ مذہب کے پیشوا تھے اسی طرح ایک حکومت کے سب بڑے مدبر بھی تھے۔ ان کے پاس باڈی گارڈز نہ تھے، کوئی قلعہ یا محل نہ تھا تاہم ان کے ہاتھ میں ساری قوت تھی۔''

مسٹر جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب میں سوال کرتا ہے:

''کیا یہ خیال کرنا بھی ممکن ہے کہ ایسی ذات جس نے بچوں کے قتل کروانے کی رسم بد کو مٹایا ہو۔ شراب خوری اور جوئے سے نجات دلائی ہو۔ اور جس نے شادی کے لئے پاکیزہ سماجی آئین وقواعد بنائے ہوں۔ کیا ایسی ذات جوان حالات کے لیے انتہاء سے کوشاں رہی ہو۔ جھوٹی خیال کی جاسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔''

ایک اور عیسائی مصنف لکھتا ہے کہ:

''مسلمان اپنے رہبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس والہانہ انداز سے قدر کرتے ہیں۔ کہ آج بھی اگر کسی مسلمان کو کاغذ کا ایک پرزہ زمین پر پڑا ملے تو وہ اسے اٹھا کر کسی سوراخ میں ٹھونس دیتا ہے مبادا اس پرزے پر اللہ محمد کا نام ہو۔''

''فلپ کے حتی''، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

''دنیا میں محمد کے نام کے جتنے بچے ہیں اتنے کسی نام کے نہیں۔ ہماری دنیا میں ہر آٹھواں شخص محمد کا پیرو ہے تمام سطح ارضی پر دن بھر کے چوبیس گھنٹوں میں کسی نہ کسی جگہ اذان کی شکل میں اللہ کے ساتھ محمد کا نام ضرور سنائی دیتا ہے۔''

ہوگرتھ کہتا ہے:

''یہ بات بہت اہم ہو یا بے حقیقت لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر آج بھی کروڑوں انسان نہایت پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ جن شخصیتوں کو انسانی نسل کے کسی گروہ نے مکمل انسان تسلیم کیا ہے ان میں کسی کی تقلید اتنی احتیاط سے نہیں ہوئی۔''

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عظیم ہستی ہونے کے باوجود آج کل کے پیران قسمہ پا یا بیوروکریٹس کی طرح اپنے رفقائے کار سے ہٹ کر رنگین جبے قبے یا شاندار دفاتر میں نہیں بیٹھتے تھے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گل مل کر اس طرح بیٹھتے تھے کہ آنے والے اجنبی کو پوچھنا پڑتا تھا۔ آپ میں سے محمد کون ہیں؟

رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی سنتے تھے اور سننے کے بعد انصاف کے تقاضوں کے مطابق حق کو جاری فرماتے۔ دورُخی ڈپلومیسی یا جسے آج کل سیاست کہا جاتا ہے اس کا آپ کی زندگی میں کہیں نشان نہیں ملتا۔ آپ کا دین واضح طور پر عملی ہے جو اپنے بانی کے عملی دماغ ہونے کا ثبوت ہے دیتا ہے آپ کی تعلیمات گم کردہ راہ انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں ابدی مستقل اور آفاقی ہیں ایک محدود زمانے یا محدود لوگوں کے لیے نہیں اسمیں کوئی نا قابل قبول نصب العین نہیں ملتا۔ دنیاوی پیچیدگیاں اور الجھن نام کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے کوئی صوفیانہ رسوم نہیں پادریوں، پنڈتوں اور پروہتوں کے اقتدار جیسی کسی گدی نشینی کا تصور نہیں زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ نیک ہے چاہئے وہ جھونپڑے میں رہنے والا مزدور ہی کیوں نہ ہو اور سب سے زیادہ معتوب وہ شخص ہے جو بدکردار بدقماش ہے چاہے وہ بنگلے، کوٹھی میں رہنے والا بہت بڑا لیڈر، جاگیردار، صنعت کار یا آفیسر ہی کیوں نہ ہو۔ ساقی کوثر، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق گھاس پھوس کی اس جھونپڑی پر خدا کی رحمت کی بارش ہوتی ہے جس سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آ رہی ہو اور اس کوٹھی پر خدا کی لعنت برستی ہے جس میں زنا۔ شراب اور فحاشی کی ترغیب دی جا رہی ہو۔

''تمہارا خون، تمہارا مال، تمہارے حقوق اور تمہارا ننگ وناموس ایک دوسرے پر حرام ہے۔ اے لوگو! آخر تمہیں بارگاہ ایزدی میں پیش ہونا ہے وہاں تمہارے کردار کی باز پرس ہوگی اے لوگو! تمہارے ملازم، جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ، جولڑ کا باپ کے سوا کسی دوسرے خاندان کا دعوی کرے اس پر خدا کی لعنت ہے، عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال صرف نہ کرے۔ قرض ادا کئے جائیں ادھار لی ہوئی چیزیں واپس کی جائیں۔''

اے لوگو! تم سب کا خدا ایک ہے تم سب کا باپ بھی ایک ہے۔ لہٰذا کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی سیاہ پر، کسی سیاہ کو کسی سرخ پر کوئی پیدائشی برتری حاصل نہیں۔ ہاں افضل وہی ہے جو نیکی اور حسن سلوک میں زیادہ ہو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ میرے بعد کوئی امت ہے پس تم سب اللہ

کی عبادت کرو۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ خوش دلی سے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ اللہ کے گھر کا حج کرو۔ اے لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب اور میرا راستہ ہے۔

آج کل کے اس مادی والحادی دور میں جب مذہبی ماحول کا فقدان ہے چالاکی اور دغا بازی کو ہوشیاری کا نام دیا جار ہا ہے جھوٹ اور مکر وفریب کو بیدار مغزی سے تعبیر کیا جاتا ہے امام رازیؒ اور غزالیؒ سے گزر کر ملٹن اور گوئٹے سے عہد و پیمان وفا باندھے جا رہے ہیں محمد کی بجائے ماؤ کو اپنا نجات دھندہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کعبہ کو چھوڑ کر ماسکو اور واشنگٹن کو قبلہ ٹھہرایا جارہا ہے مارکس اور ہٹلر کے بنائے ہوئے دستور حیات کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے اور محمد عربی کی تعلیمات کو مُلّا ازم کا نام دے کر اسلام سے فرار کی راہیں تلاش کی جارہی ہیں۔ عقل مند کو بے وقوف اور بے وقوف کو عقل مند ہی نہیں، دانش ور کا نام دیا جارہا ہے۔ با اختیار لوگ مظلوم عوام کے آنسوؤں سے ظالم کے قہقہوں کو ہوا دیتے ہیں اور با اختیار لوگوں کو جیبی اور نفسی عیش وعشرت کا سامان مہیا کرنے والے دسیسہ کار، زندگی کے ہر شعبے میں دندناتے پھرتے ہیں سود کو منافع اور رشوت کو حق کہتے ہیں ہوئے کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ شب کور نقادوں کی طرف سے اپنی نفسی کوتاہیوں کا جواز پیدا کرنے کے لئے شعائر اسلام کو ہدف تنقید بنایا جارہا ہے۔ ہم صرف اسی لیے مسلمان ہیں کہ والدین نے ہمارا نام مسلمان جیسا رکھ دیا تھا باقی کردار کا دور دور تک نشان نہیں ملتا ایسے گئے گزرے دور میں انتہائی ضرورت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کیا جائے اسلام کی حقیقی روح کو عملی طور پر زندگی کے ہر شعبے میں جاری وساری کیا جائے کہ!

یہ میرے پاس جو ذکر نبی کی مالا ہے
اسی سے میں نے کئی مشکلوں کو ٹالا ہے
زمانے والو! محمد کا اک غلام ہوں میں
فقط یہی میری نسبت یہی حوالہ ہے

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
6 اپریل 2008ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465